نورافشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہی

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ | قیمت سالیانہ معہ محصول سے

نمبر ۴۷ جلد ۶ | لودیانہ ۲۸ - نومبر ۱۸۷۸ء | قیمت فی پرچہ ۲ پائی

نورافشاں

امیر کابل کی خلاف ورزیکا نتیجہ

—— ہماری سرکار باوقار نے بہت عرصہ تک امیر کابل کی بدعہدیوں سے چشم پوشی کی اور برابر اُس کے ساتھ ہر طرح کا سلوک ہوتا رہا مگر امیر کابل نے اپنی کوتہ اندیشی سے سرکار انگریزی کی عنایت پر کچھ بھی لحاظ نہ کیا اور جب کچھ سرکار انگریزی کا کام امیر کابل سے پڑا تو اُس نے اُسمیں ہر موقع پر پہلو تہی کی آخر کار گورنمنٹ انگریزی کے سفیر کو اپنے ملک میں داخل ہونے کو منع کیا اور روکا۔ سرکار انگریزی نے پھر بھی اُس کی اِس گستاخی پر ایک اخیر مراسلہ بھیجا جس کے واسطہ ۲۰ نومبر تک کی مہلت دی تھی امیر کابل نے پھر بھی جواب نہ دیا اور اپنی عادت قدیمہ پر گیا اسواسطے حضور گورنر جنرل ہند نے فوج کشی کا حکم دیا اور ایک اعلان بنام امیر شیر علیخان امیر کابل و سرداران افغانستان وغیرہ جاری کیا ہی اور وہ یہہ ہی +

کہ دس سال کا عرصہ ہوا کہ امیر شیر علیخان جدایک عرصہ کے باہمی لڑائی اور جھگڑوں کے انجام کار تخت کابل پر متمکن ہوئے اُسوقت تک انکا ملک منتشر ہو رہا تھا اور اُسکی وسعت کی بھی حد مقرر نہوئی تھی۔ اسی وقت میں امیر موصوف نے جسکو پہلے بھی گورنمنٹ انگریزی نے روپے اور ہتھیاروں سے مدد دی تھی ویسرائے ہند سے ملاقات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ انکی اس خواہش کو بخوشی خاطر منظور کیا گیا اور ویسرائے ہند نے انبالہ میں بہ تواضع اُنسے ملاقات کی اور بہ تعظیم و تکریم اُنکی مدارات کی اور جس بھروسے اور امداد کی جستجو میں وہ آئے تھے اُنکا اُنہیں یقین دلایا گیا۔ اُسکے ساتھ ہی اُنکو امداد مزید بغیر کسی قسم کی شرط کے دی گئی۔ گورنمنٹ انگریزی کی ان علامات خیر اندیشی نے جنکو امیر موصوف نے بہ شکر گذاری تسلیم کیا اُنکے اپنے ملک میں واپس جانیکے بعد اُنہیں وہاں اپنی حیثیت یا مرتبہ کو مستحکم کرنے اور اپنی حکومت کو وسعت دینے میں بہت مدد دی +

اُسوقت سے امیر شیر علیخان کو گورنمنٹ انگریزی کیطرفسے بہ تائید خیر اندیشی مذکورہ بالا کے بہت سے تحایف مزید اسلحہ کے ملے ہیں۔ اور گورنمنٹ کی پرزور توجہ سے امیر موصوف کو یہہ بات حاصل ہوئی کہ قیصر روس نے درمیان بادشاہت کابل اور علاقہ بخارا اور خوقند کے ایک معین سرحد کو باقاعدہ تسلیم لیا۔ اس طرح سے امیر کی بادشاہت وخان اور بدخشان پر تسلیم کی گئی اور بخطر ہو گئی۔ اور یہہ ایسی بادشاہت تھی کہ اُسوقت تک گورنمنٹ روس کو اُسکے نسبت تنازع تھا امیر موصوف کی رعایا کو اجازت رہی ہی کہ ازادی سے تمام سلطنت ہند میں آمد و رفت کریں اور کار و بار تجارت کو انجام دیں اور تمام اس حفاظت سے

مستفید ہوں جو گورنمنٹ انگریزی کی خاص اپنی رعایا کو حاصل ہی - کوئی ایسی نظیر بھی نہوگی جسمیں رعایائے افغانیہ کے ساتھ علاقہ حکومت انگریزی کے اندر نامناسب طور پر یا سرد مہری کے ساتھ سلوک کیا گیا ہو +

ان تمام عنایتوں کے بدلے میں امیر شیر علیخان نے کوئی معاوضہ نہیں دیا - برعکس اسکے اُن کے بدلے میں اُنسے بدخواہی سرکار او حفظ مراتب کے باب میں علانیہ بے پرواہی ظہور میں آئی بدخشاں میں جو گورنمنٹ انگریزی نے اپنی کوشش سے انکو اختیار دلایا اُس سے انہوں نے یہہ کام لیا کہ ایک عہدہ دار ذی رتبہ انگریزی کو جو ایک ریاست ہمسایہ کی سفارت سے واپس آتا تھا اُس ملک سے نہ گذرنے دیا - اور ہندوستان اور افغانستان کے درمیان تمام سڑکوں کو بند کر دیا کہ رعایا انگریزی اور انکا مال تجارت نہ گذرنے پائے - رعایائے انگریزی کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آئے اور اپنے علاقہ حکومت کے اندر سوداگران انگریزی کو لٹ جانے دیا نہ انکو پناہ دی اور نہ انکا جبر نقصان کیا - اپنی بھی رعایا کے ساتھ صرف اس اشتباہ پر کہ وہ گورنمنٹ انگریزی کے ساتھ خط و کتابت کرتے ہیں نہایت بے رحمی سے سلوک کیا اور انکو مروا ڈالا - علانیہ اور سب نشیب و فراز سوچ سمجھ کر بذریعہ الفاظ اور افعال کے انگریزوں کے برخلاف عداوت مذہبی کے بھڑکانے اور مقابلہ سلطنت ہند کے لڑائی کرانے کی کوشش کی - اور اول تمام افغانستان سے عہدہ داران انگریزی کو نکالدیا اور سفارت انگریزی کے قبول کرنے سے انکار کیا اور ویسرائے نے جو مکاتیب دوستانہ بھیجے انکا جواب تک ندیا اور تمام کوششوں کو جو درمیان اُنکے اور گورنمنٹ انگریزی کے بطریق مناسب معاملہ طے ہوجانیکے واسطے کی گئیں روکدیا اور باوجود ان سب باتوں کے سفارت روس کو باقاعدہ قبول کیا اور کابل میں علانیہ اُسکی مدارات کی اور یہہ کارروائی ایسے وقت میں کی کہ یورپ میں اُسوقت ایسے حالات پیش تھے یعنے بہ تعلق اُنکے روس اور انگلستان کی ایسی حالت تھی کہ اُنکی وجہ سے اُسنے ایک خاص معنے پیدا کئے - علاوہ ازیں یہہ سب کارروائی اس امر کو اچھی طرح جان بوجھکر کی کہ گورنمنٹ روس نے انگلستان سے بذریعہ اقرارات و مواعید کے اس امر کا عہد کیا ہوا ہی کہ ممالک امیر کابل خارج از احاطہ رسائی روس تصور کئے جائینگے - سب سے آخر یہہ بات ہوئی کہ سفارت روس ابھی تک کابل میں موجود ہی اور امیر نے اپنے سرحدی مورچوں پر سے ایک اعلے درجہ کے سفیر انگریزی کو پھیر دیا جسکی اطلاع مناسب وقت پر حسب ضابطہ بذریعہ مراسلہ ویسرائے صاحب بہادر کے جسمیں ضرورت سفارت سفیر موصوف کی تصدیق کی گئی تھی بھیجدی گئی تھی +

اسپر بھی گورنمنٹ انگریزی نے جسکو ابتک اس امر کا خیال تھا کہ کسی طرح مصائب جنگ ٹل جائیں جنگی کارروائی کو معرض التوا میں رکھا اور امیر کو اپنے افعال کی سزا ابھی سے بچنے کا آخری موقعہ دیا مگر اس موقعہ کے استفادہ سے بھی امیر نے خود انکار کیا اور جان بوجھکر گیا

گورنمنٹ انگریزی کی خواہش رہی ہی کہ سرحد ہندوستان کی سب سے بہتر حفاظت اس طریق سے ہونی چاہیے کہ ایک ایسی ریاست اپنی دوست رہے جسکی خود مختاری کو بحال رکھنے کی وہ خواہاں ہی اور ایسے رئیس کو اپنا دوست بنایا جاوے جسکی تخت کی تائید میں اُسنے مدد دی ہو - اس خواہش سے گورنمنٹ انگریزی نے بارہا کوششیں کی ہیں کہ امیر شیر علیخان کے ساتھ وہ تعلقات قریبی اور خالص قایم کئے جائیں جو بہر دو ممالک ہمسایہ کے منافع و مقاصد کے واسطے ضروری ہیں لیکن ان کوششوں کو ضدیت کے ساتھ روکا اور اب علانیہ مقابلہ کیا اور حرکات خلاف شان کیں +

امیر شیر علیخان نے گورنمنٹ انگریزی کی عرصہ دراز کی برداشت اور تحملکو گورنمنٹ کی کمزوری سمجھکر دیدہ و دانستہ اُسکی ناراضی اور خفگی اپنے اوپر لی سرداران و رعایا افغانستان سے ابتک بھی اس گورنمنٹ کو کچھہ تعرض نہیں ہی اور نہ کوئی تعرض کرنا چاہتی ہی امیر کے افعال گذشتہ کی ذمہ داری سے وہ سب لوگ بری اور الگ ہیں اور چونکہ انہوں نے کوئی جرم نہیں کیا ہی لہذا گورنمنٹ انگریزی اُنکی خود مختاری کو برقرار رکھنا چاہتی ہی اور بالارادہ انکو ضرر نہ پہنچائیگی اور نہ اُنکے معاملات میں دست اندازی کریگی - اور نہ گورنمنٹ انگریزی یہہ بات روا رکھیگی کہ افغانستان کے اندرونی معاملات میں کوئی اور گورنمنٹ مداخلت کرے +

قیصر ہند کو بجائے دوست کے دشمن بنا لینے کی ذمہ داری صرف امیر شیر علیخان پر ہی مختص ہی +

بقیہ توریت و انجیل کی پیشینگوئیونکی پوری موافقت اور دنیا کی شروع سے مسیح کی قربانی نجات کا اکیلا وسیلہ ہی

انجیل کی ایک اور وحی جو یہاں ناظرین کے روبرو رکھنا ضرور ہی سو خدا کے بیٹے کے وسیلہ ہی بعد قبر سے اُٹھا تھا۔ مصلوب ہونے کے پہلے جو اُسنے گواہی دی تھی اُسکو ہم دیکھ چکے خدا کا شکر ہی کہ اُسی بزرگ ذات نے موت کے بعد قبر سے نکل کر جو گواہی دی سو وہ بھی موجود ہی۔ چنانچہ متی کے باب ۲۸ کی آیت ۱۶- میں لکھا ہی کہ (اور گیارہ شاگرد گلیل کے اُس پہاڑ کو جہاں یسوع نے اُنھیں فرمایا تھا گئے۔ اور اُسے دیکھ کر اُسکو سجدہ کیا پر بعضے شک لائے۔ اور یسوع نے پاس آکر اُنھیں کہا کہ سارا اختیار آسمان اور زمین پر مجھے دیا گیا۔ پس تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو اور اُنھیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمادو۔ اور اُنھیں سکھلاؤ کہ سب باتوں کو جنکا مینے تمہیں حکم دیا ہی حفظ کریں اور دیکھو میں زمانہ کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں آمین) انسان کے شفیع نے گنہگار دنیا کو بچانے کے لئے آکر اُس سے سدھارنے کے پہلے اپنے حواریوں کو جو آخیر گواہی دی سو یہی تھی۔ پس جیسا وہ ابتدا میں بولا تھا ویسا ہی اُسنے آخر تک بھی فرمایا یعنے میں وہی ہوں جسکو باپ نے سب کچھ سونپ دیا ہی بلکہ میں خدا کا بیٹا ہوں جو پاک تثلیث میں باپ اور روح القدس کے ساتھ کامل یکتائی اور ہمتائی رکھتا ہوں۔ غرض یہہ سنجیدہ بیان تمام کرکے وہ سب کے سامھنے بلند ہوکر باپ کے دہنے ہاتھ اپنے جلال میں داخل ہوا +

انجیل کی ایک اور وحی اُن دو فرشتوں کے وسیلہ ہی جنھوں نے اُس وقت کہ خداوند آسمان پر بلند ہوکر ابر میں پوشیدہ ہوا تھا حواریوں سے بات چیت کرکے اُسکے پھر آنے کی بابت خبر پہنچائی تھی چنانچہ اعمال کے پہلے باب کی آیت ۱۰- میں لکھا ہی کہ (اُسکے جاتے ہوئے جب وے آسمان کیطرف تک رہے تھے دیکھو دو مرد سفید پوشاک پہنے اُن کے پاس کھڑے تھے۔ اور کہنے لگے اے گلیلی مردو کیوں کھڑے آسمان کیطرف دیکھتے ہو یہی یسوع جو تمہارے پاس سے آسمان پر اُٹھایا گیا ہی ویسا ہی پھر آویگا جیسا کہ تمنے اُسے آسمان کو جاتے دیکھا ہی۔ مسیح کے پھر آنے کی بابت فرشتوں کی اس گواہی پر ہم اتنا ہی کہینگے کہ وہ کتاب مکاشفات سے درستی کے ساتھ تقویت پاتی ہی جسمیں مسیح کی دوبارہ آمد اور اُسکے رعبدار جلال کا بیان عجیب اختصار سے کیا گیا ہی۔ چنانچہ پہلے باب کی آیت ۷ میں یوں لکھا ہی کہ (دیکھو وہ بادلوں کے ساتھ آتا ہی اور ہر آنکھ اُسکو دیکھے گی اور وے بھی جنھوں نے اُسے چھیدا اور زمین کے سب فرقے اُس کے سبب چھاتی پیٹینگے ہاں آمین +

انجیل کی آخر وحی یوحنا نام کہن سال حواری کے وسیلہ سے ہی جسنے مسیح کے آسمان پر جانے کے کئی سال کے بعد پاٹمس جزیرہ میں جلاوطن ہوکر خدا تعالی کی مہربانی سے مسیح کو اُسکے جلال میں دیکھا اور اُس سے کتاب مکاشفات لکھنے کا حکم پایا۔ چنانچہ کتاب مذکور کے پہلے باب کی آیت ۱۲- میں لکھا ہی کہ (اور میں اُس آواز کے دیکھنے کے لیئے جو مجھ سے بولتی تھی پھرا اور پھر کر سونے کے سات شمعدان دیکھے۔ اور اُن سات شمعدانوں کے بیچ ایک شخص انسان کے بیٹے سا دیکھا جو جامہ پہنے اور سونے کا سینہ بند سینہ پر باندھے تھا۔ اُسکا سر اور بال سفید اُون کے موافق بلکہ برف کی مانند سفید اور اُسکی آنکھیں جیسے آگ کا شعلہ۔ اور اُسکے پانوں خالص پیتل کے سے جو تنور میں دھکایا ہوا ہو اور اُس کی آواز بڑے پانی کی سی تھی۔ اور اُسکے دہنے ہاتھ میں سات تارے تھے اور اُسکے منھ سے دودھاری تیز تلوار نکلتی تھی اور اُسکا چہرہ ایسا تھا جیسا سورج اپنی تیزی میں چمکتا ہی۔ اور جب میں نے اُسے دیکھا تب اُسکے پانوں پر مُردہ سا گر پڑا اور اُسنے اپنا دہنا ہاتھ مجھ پر رکھا اور مجھے کہا مت ڈر میں پہلا اور پچھلا اور زندہ ہوں اور میں موا تھا اور دیکھ میں ابدالاباد زندہ ہوں آمین۔ اور عالم ارواح اور موت کی کنجیاں مجھ پاس ہیں) کتاب انجیل کے اس خاص حصہ پر ہم اپنے محمدی ناظرین کی منفعت کے لئے تھوڑا سا بیان کریں گے۔ پہلے دیکھئے یہہ جملہ کہ (میں پہلا اور پچھلا ہوں) مسیح کی الوہیت کے ثبوت میں پکی دلیل گذارتا ہی کیونکہ صرف خدا ہی ہی جو تمام موجودات کا پہلا اور پچھلا ہوکر ازل سے ابد تک قایم رہتا ہی جسکی قدرت الہی کے بغیر تمام تمیزدار مخلوقات اپنی اصلی نیستی کو پہنچیگی +

(باقی آیندہ)

منقولات

بقیہ شہر قسطنطنیہ

جس میں دونوں کلیساؤں کے کاہن ایک ساتھ شریک تھے لیکن یہہ موافقت خالی نام کی بات تھی کیونکہ شہر والے روم والوں کی مدد کو نہ چاہتے تھے اور پاپا صاحب کیطرف سے فوج بھی نہ گئی *

ماہ اپریل کی ۹ تاریخ ۱۴۵۳ع میں ترک لوگوں نے بڑی تندی سے شہر قسطنطنیہ پر حملہ کیا - پہلے اُنھوں نے اُس دیوار کو جو خشکی کیطرف شہر پناہ کے تھی اپنے قبضے میں لانے چاہا لیکن کانسٹن ٹین کی فوج اپنے شہر کے لیئے بڑی جوانمردی سے لڑی - بہت روز تک اُنھوں نے ترکوں کے سارے حملوں کو روکا اور پانچ جہاز جو اناج اور جنگی سامان سے لدے ہوے تھے زبردستی سے ترک لوگوں کی بحر کے بیچ میں گذر کے اُنکی کمک کے واسطے پہنچ گئے - اتنے میں محمد پریشان ہونے لگا - اُسنے سوچا کہ اگر میں ایکہی وقت شہر کی دونوں طرف یعنے بندرگاہ کیطرف سے اور خشکی کیطرف سے بھی چڑھائی نکروں تو ان پر غالب آنا مشکل ہوگا لیکن زنجیر کے سبب سے بندرگاہ میں پہنچنا مشکل تھا - آخر کو اُسنے یہہ تدبیر نکالی کہ زمین کی راہ سے اپنی بہت سی توپوں اور چھوٹی چھوٹی کشتیوں کو بندرگاہ کے اندر پہنچا دیا جہاں پانی کی کم گہرائی کے سبب سے یونانیوں کے جہاز انکا پیچھا نہ کر سکتے تھے

یہہ تدبیر رات کے وقت کی گئی اور دن کو یونانیوں نے دیکھا کہ اب ترکوں کا ساہنا کرنا محال ہے تو بھی کانسٹن ٹین نے دل وجان سے یہہ قصد کیا کہ اگرچہ مرنا ہو تو بھی ہرگز اپنی دار السلطنت کو ترکوں کے ہاتھ نہ دونگا - چنانچہ مئی کی ۲۸ تاریخ اُسنے سب یونانی امیروں اور بہادروں کو اپنے پاس (سینٹ سپھیے) کے خوب صورت گرجہ میں بلایا اور انہیں سمجھایا کہ تا دم مرگ بڑی جوانمردی دکھلانا اور اپنے شہر اور اپنے گھر کو بچانا چاہیے *

تب سب لوگ اپنی ناامیدی سے بھی زیادہ دلیر ہو کے ایک دوسرے کے گلے لگ کے سب اپنی اپنی جگہ کو لوٹ گئے - رات بھر خاموشی رہی ایک بھی توپ نہ چھوڑی گئی - لیکن رات کے اندھیرے کے بیچ میں اڑھائی لاکھ ترکی سپاہیوں نے شہر کی دیوار کو چپ چاپ گھیر لیا اور پو پھٹنے کے وقت وے بڑی تندی سے شہر پناہ پر دوڑنے لگے - دو گھنٹے تک یونانیوں کی بہادری کے سبب ترکوں کی کوششیں بیفائدہ رہیں - اگرچہ وے اتنے تھوڑے تھے تو بھی شیروں کی مانند جنگ کرتے تھے - تب وہ امیر جو اطالیا والوں کا سردار تھا تیر سے بہت زخمی کیا گیا - لہو کے بہہ جانے سے نقیہ ہو کے اُسنے دیوار کو چھوڑ دیا اور اسکو دیکھکے اُسکے سپاہی بھی بھاگ گئے *

اتنے میں بادشاہ آپ ہر کہیں گھومتا اور سب سپاہیوں کو دلاسہ دیتا رہا لیکن وہ لڑتے لڑتے کسی سے مارا گیا اور اُسکا بدن پیچھے سپاہیوں کی لاشوں کے ڈھیر کے نیچے ملا - اُسکے مرنے پر شہر والے ہار گئے اور ترک لوگوں نے شہر پناہ کے اندر دخل پا لیا - دو ہزار لوگ ایک دم تہہ تیغ کیئے گئے باقی شہر کے باشندے گرجے گھروں میں اور خاصکر (سنت سپھیے) کی قدیم عمارت میں پناہ لینے کے لئے بھاگ گئے کیونکہ سمجھتے تھے کہ اسی مقدس جگہ کے سبب سے ترک ہم لوگوں پر رحم کریں گے - لیکن ترکوں نے اپنے تبروں سے دروازوں کو توڑ ڈال کے بہتوں کو مار ڈالا اور اوروں کو لوٹ کے انہیں رسیوں اور زنجیروں سے باندھکے اپنی خیمہ گاہ اور اپنے جہازوں کے پاس بھیجدیا بلکہ اسی دن بڈھے وجوان ومرد وعورت ساٹھ ہزار شہر والے ترک لوگوں کے غلام بن گئے - یوں ایک دن کے بیچ میں کانسٹن ٹین کا شہر خاص تخت تاراج کیا گیا اور اسیوقت سے اُسکا جلال جاتا رہا اور وہ آج تک ترکوں کے تحت میں پڑا رہا ہے

ازمخزن المسیحی

مراسلات

بقیہ سوالیس کا خیال

روح القدس کی الوہیت کا بیان بھی پورانے عہدنامہ میں ہم اکثر پاتے ہیں مثلاً بائبل کے شروع میں پیدایش کے بیان میں روح کا ذکر آتا ہے وہاں یوں لکھا ہے ابتدا میں خدا نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور زمین ویران اور سنسان تھی اور گہراؤ کے اوپر اندھیرا تھا اور خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی پھر روح کا ذکر ہم ایوب کی کتاب ۲۶ - باب کی ۱۳ میں

پاتے ہیں اُسنے اپنی روح سے آسمانوں کو آرایش دی ہی ایکسو چوتھی زبور کی ۳۰ میں یوں لکھا ہی تو اپنی روح بھیجتا ہی وے پیدا ہوتی ہیں روح القدس کی مزاحمت کا ذکر انسان کے دلکے ساتھ نوح کے طوفان کے پیشتر پایا جاتا ہی پورانے عہد نامہ میں بہت اشارے اس قسم کے ہیں روح القدس کی شخصیت اور قوت پر پیدایش کے پہلے باب میں جمع کے الفاظ خدا کی ذات کی نسبت پائے جاتے ہیں جب خدانے سب چیزیں بنائیں اور انسان کے خلق کرنیکو تیار ہوا تب اُس نے ایسا لفظ استعمال کیا جیسا کہ صلاح و مشورہ کا لفظ ہو مثلاً لکھا ہی تب خدانے کہا کہ ہم انسان کو اپنی صورت اور اپنی مانند بناویں یہہ الفاظ ہماری سمجھ میں بخوبی آتے ہیں اگر ہم الہٰی وحدانیت کی تثلیث کو مانیں ان الفاظ کا استعمال صرف مجازی نہیں ہی شاہی درجہ کے ظاہر کرنے کے واسطے بلکہ حقیقی جمع ہے پیدایش کی اور ایک آیت سے بخوبی ظاہر ہوتا ہی دیکھو ۳ باب کی ۲۲ کو اسمیں یہہ لکھا ہوا ہی خداوند خدانے کہا دیکھو کہ انسان نیک و بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہو گیا یہاں خدا کی ذات میں جمع ظاہر ہو رہی ہی پورانے عہد نامہ میں دو مشہور آیتیں ہیں جنمیں تثلیث کا پورا اشارہ پایا جاتا ہی یہہ آیتیں تثلیث کے ثبوت میں نہیں ہیں لیکن جبکہ ہم تثلیث کا ثبوت دیچکے تب ہم اسمیں بخوبی تثلیث کو دیکھتے ہیں پہلی آیت گنتی کی کتاب کے چھٹے باب میں ہی ۲۲ سے ۲۶ تک دیکھو پھر خداوند نے موسیٰ کو خطاب کر کے

فرمایا کہ ہارون اور اُسکے بیٹوں کو حکم کر اور اُنہیں کہہ کہ تمہیں چاہیے کہ بنی اسرائیل کے حق میں یوں دعا کرو اور اُنہیں کہو کہ خداوند تجھے برکت بخشے اور تیری نگہبانی کرے خداوند اپنے چہرہ کا جلوہ تجھے دکھاوے اور تجھپر رحم کرے خداوند کا چہرہ تجھپر متوجہ ہووے یہہ اور تجھے سلامتی بخشے یہہ تہری برکت سے ہمیں بڑا نام خداوند واحد کا باپ بیٹے اور روح القدس جو کہ بپتسما کے وقت اور برکت دینے کیوقت استعمال ہوتا ہی یاد آتا ہی دوسری آیت پورانے عہد نامہ کی جو تینوں اقنوم کی اشارہ کرتی ہی اشعیا نبی کی کتاب میں ہی ۶ باب کی ۳ کو دیکھو اسمیں یہہ لکھا ہوا ہی کہ خداوند کے آس پاس سرافیم کھڑے تھے اور اُنمیں سے ایک نے دوسرے کو پکارا اور کہا قدوس قدوس قدوس رب الافواج ہے ساری زمین اُسکے جلال سے معمور ہی اس آیت میں تثلیث کا اشارہ ہی تین دفعہ قدوس قدوس قدوس کے استعمال سے یہہ بات معلوم دیتی ہی یہہ قیاسی بات نہیں کیونکہ اسکا ذکر دو دفعہ عہد جدید میں ہوا ہی اور اُس ذکر سے یہہ بات ثابت ہوتی ہی مثلاً جب یہودی لوگ مسیح پر یقین نہ لاے اور اُس کے خلاف پر سخت ہو گئے تب رسول یوں لکھتا ہی اگرچہ اُس نے اُنکے درمیان بہت سے معجزے دکھلائے تو بھی وہ اُسپر یقین نہ لائے اور کہتا ہی کہ اس سے تعجب نکرنا چاہئے کیونکہ اشعیا نبی نے اُنکی سخت دلی کی بابت یوں بیان کیا جب اُسنے اُسکا یعنے مسیح کا جلال دیکھا اور یوں اُسکی بابت کہا یوحنا کی انجیل کے

۱۲۔ باب کی ۴۰ پھر جبکہ یہودیوں نے پولوس کی منادی کا مقابلہ روم میں کیا تب وہ اُن کی بابت یوں فرماتا ہی کہ روح قدس نے اشعیا نبی کی معرفت ہمارے باپ دادوں سے خوب کہا اور بعد اُنکی سخت دلی کی نبوت جو کہ رب الافواج نے اشعیا نبی کی معرفت بیان فرمائی سو اُن دونوں آیتوں سے ظاہر ہی کہ دوسرا اور تیسرا اقنوم باپ کے ساتھ شامل تھا جب سرافیم اُسکی تعریف کرتے تھے قدوس قدوس قدوس رب الافواج خداوند کہتے ہوے بعضے بعضے اور مذہبوں میں خدا کی ذات کے بیان میں تثلیث کا اشارہ پایا جاتا ہی ان اشارات کی نسبت اکثر خیال یہہ ہی کہ ان مذہبوں کے پیرووں نے تثلیث کی تعلیم حضرت نوح کے آگے جو بزرگ ہوئے اُنسے حاصل کی اور بعد نوح کے طوفان کے یہودیوں سے اس قسم کے خیال میں مَیں شریک نہیں ہوں میری سمجھ میں بائبل میں سے نہیں معلوم دیتا ہی کہ نوح سے پیشتر کے بزرگوں کو اور پہلے یہودی پیغمبروں کو تثلیث کی تعلیم صاف معلوم تھی میں نہیں سمجھتا کہ وے صفائی سے جانتے تھے کہ خدا کی وحدانیت میں تین اقنوم ہیں پہلا اشارہ تثلیث کا میری سمجھ میں ہارون کی اُس برکت کی کلام میں پایا جاتا ہی جسکا بیان پیشتر ہوا یہہ ناممکن نہیں ہی کہ پہلے زمانہ کے بزرگ لوگ الہٰی ذات کے تین اقنوم سے واقف تھے لیکن میں بائبل سے اس کے ثبوت میں کوئی آیت پیش نہیں کر سکتا ہوں یہہ تو صاف معلوم ہی کہ خدا کی ذات میں جمع

موجود ہونے سے وہ واقف تھے سب سے مشہور عقیدہ تثلیث کی بابت غیر قوموں کے درمیان ہندؤں کے بیچ پایا جاتا ہی ہندؤں کا بید قریب چودہ سو برس کے مسیح کی پیدایش سے پیشتر لکھا گیا اور اُس بید میں خدا کی بابت یہہ بیان ہوا ہی کہ وہ ثالث ثلاثہ ہی یعنے تینوں میں سے ایک ہندؤں کے بید کی تعلیم کے مطابق خدا تری مورتی ہی اور اُسکا نام جو کہ ہر ایک دعا کے ساتھ نہایت ادب اور خوف کے ساتھ لیا جاتا ہی اوم ہے یہہ لفظ اوم تین حرف سے بنا ہوا ہی اور عالموں کا خیال یہہ ہی کہ یہہ لفظ اور نام تری مورتی تثلیث پر اشارہ کرتا ہی اور عجب نہیں کہ ایسا ہی ہو یہہ ممکن ہی کہ اگر یہودیوں کے پاس تثلیث کا خیال تھا تو ہندؤں نے اُنسے یہہ خیال حاصل کیا ہو لیکن یہہ سب باتیں بالکل قیاسی ہیں اور میرے مضمون میں انکا کچھہ علاقہ نہیں ہی کیونکہ مینے شروع میں وعدہ کیا ہی کہ اس مضمون میں پاک تثلیث کا بیان کرونگا جسطرح بائیبل میں ملتا ہی اور اُسکا علاقہ مسیحی دین کے ساتھہ ظاہر کرونگا + باقی آیندہ

اخبارات تار برقی

لنڈن ۱۹- نومبر ۱۸۷۸ء عیسوی مجلس وزرا کا کل ایک جلسہ ہوگا- کرنل سٹنلی صاحب وزیر حرب اور مسٹر سمتھ صاحب حاکم اول بحریہ جزیرہ سیاپرس سے واپس آگئے ہیں +

وائینا ۱۹- نومبر ۱۸۷۸ء کونٹ شویلاف صاحب نے مقام لپتہ میں روس کیطرف سے تعمیل معاہدہ برلن کی نسبت دوستانہ طور پر یقین دلایا ہی لیکن یہاں اُسپر بہت لحاظ نہیں کیا گیا- نیم سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہی کہ جو مشکل معاہدہ برلن سے پیدا ہوتی ہی اُسکا صرف اسطور پر تصفیہ ہوتا ہی کہ انگلستان اور اسٹریا اپنی علانیہ اور مستحکم تدبیر مملکت پر قایم رہیں +

معاہدہ اسٹریا و ٹرکی کے متعلق گفتگو شروع ہوگئی ہی +

نیپلس ۱۸- نومبر ۱۸۷۸ء یہہ بات ظاہر کی گئی ہی کہ اقدام قتل شاہ ہمبرٹ فرقہ انٹر نیشن سے تعلق رکھتا ہی +

پیغام اخیر کا جواب نہ آنا اور سرکاری افواج کا سرحد سے گزرنا

امیر کابل کے نام پیغام اخیر بھیجا گیا تھا چونکہ اُسکا جواب نہیں آیا اور جواب آنے کے لئے جو وقت مقرر کیا گیا تھا منقضی ہو چکا لہذا ۲۰ تاریخ کی شب کو احکام جاری ہوئے کہ ۲۱ تاریخ کی صبح کو تمام مقامات سرحد سے افواج سرکاری آگے بڑھیں +

لنڈن ۲۰- نومبر ۱۸۷۸ء لارڈ بیکنسفیلڈ صاحب نے بجواب لارڈ لارنس صاحب کے اُس کمیٹی کی طرف سے ڈیپوٹیشن کے قبول کرنے سے انکار کیا جو فی الفور پارلیمنٹ کے کھولنے کی تائید میں عامہ خلایق کی رائے لینے کے واسطے قایم ہوئی تھی اور بیان کیا کہ بصورت جنگ کے اشتہار دینے کے گورنمنٹ پارلیمنٹ کو اسطرح پر مطلع کریگی جسطرح پر اُسکے ایکٹوں اور مراسلات کے الفاظ اور معنے کے رو سے مطلوب ہی کاغذات کو ۳۰ نومبر سے پہلے مشتہر کیا جائیگا +

کراچی ۲۱- نومبر ۱۸۷۸ء- جنرل سٹوارٹ صاحب کل شکارپور میں پہنچگئے اور توپخانہ ہندوستانی کے بھیر کے لوگوں کا معاینہ فرمایا- صاحب موصوف فوراً قطع کو روانہ ہوں گے- جسوقت وسایل باربرداری پہنچ جائینگے توپخانہ اور رجمنٹ پیادگان نمبر ۵۹ روانہ ہوگی +

لنڈن ۲۱ نومبر ۱۸۷۸ء چونکہ والیسرائے ہند کے پیغام اخیر کا امیر کابل نے کوئی جواب نہیں بھیجا لہذا کل کی مجلس وزرا میں اس امر کا تصفیہ ہوگیا کہ افواج انگریزی کو افغانستان میں بڑھایا جائے- آج کونسل وزرا کا پھر اجلاس ہوگا- ایک بہت بڑے مراسلہ مرقومہ صاحب سکرٹری آف اسٹیٹ ہند مورخہ ۱۸- نومبر میں جسمیں ۱۸۵۴ء سے لیکر ابتک کی تمام گفتگو کا جو امیر کے ساتھہ ہوئی تھی ذکر کیا گیا ہی لکھا گیا ہی کہ ویسرائے ہند کو جب اُنہوں نے اُس عہدہ کا چارج لیا ہدایت ہوئی تھی کہ امیر کو بڑی مدد روپیہ کی دیں اور اُنکے خاندان کی حکومت کو تسلیم کریں اور خواہ مخواہ کے تشدد کے مقابلہ میں بہت بڑی اعانت کرنیکا ذمہ کریں اور اسکے عوض اس بات کا مطالبہ کریں کہ بجز خود شہر کابل کے بعض مقامات میں انگریزی ایجنٹوں کا رہنا قبول کیا جائے +

پشاور- ۲۲ نومبر ۱۸۷۸ء کی شب کو مردم مخالفین نے علی مسجد کو چھوڑ دیا جسپر فوج انگریزی نے قبضہ کرلیا اور تمام توپیں اور خیمے بھی ہمارے قبض و تصرف میں آگئے نقصان ہمارا بہت کم ہوا +



ایک اور خبر یہہ پہونچی کہ لڑنے والوں کی تعداد کل ۱۲ ہزار تھی ایک برگیڈ رسالہ و چار پیدل اور ۵ بیٹری توپخانہ کی - جو تدبیر عمل میں آئی تھی وہ یہہ تھی کہ اول اُس قطعہ پر قبضہ کر لیا جاوے جو علی مسجد کے اوپر ایک طرف کو ڈیڑھ میل لمبا تھا اور انجام پر کیشی خَتہ نام ایک مکان - صرف یہی موقعہ دشمن کے نکلجانیکے واسطے تھا مطالب مذکور کے حاصل ہونے کے لئے برگیڈ اول اور دوم کو معہ اُنکے زیر کمان توپخانہ کے صبح کی روشنی کے پہلے حکم ہوا کہ وہ آگے بڑھیں - اور بعد اُن کے جنرل برون صاحب کی فوج آگے بڑھے +

جنرل میکفرسن صاحب کی فوج کو حکم ہوا کہ وہ اپنی فوج سے کوہستان لشرہ پر چڑھ جائیں اور اُس مقام پر جا پہونچیں جسکو سپری کہتے ہیں یہہ جگہہ کوہ روتاس کی شمالی چوٹی پر ہے - چنانچہ ایسا ہی عمل میں آیا اور وہاں پہونچکر جنرل ٹیلر صاحب کے برگیڈ کو جدا کر کے حکم ہوا کہ روتاس کی چوٹی پر دھاوا کرو جہاں دشمن نے کئی توپیں چڑھائی ہوئی ہیں +

اور پھر روتاس کے پہلو سے ہو کر اُس مقام پر آویں جو علی مسجد کے مقابل ہے اور وہاں سے برگیڈ کا توپخانہ دشمن کے مورچوں کو بند کر سکتا تھا - سپاہیان پیدل نے ڈھلاو کوہستان سے اوتر کر اور دریا کے سطح ہموار پر پہونچکر دشمنوں کے اون مورچوں پر جو علی مسجد کے داہنی طرف قایم تھے آگ برسانی شروع کر دی - کہ اسپر افغانی توپخانہ بیچ میں گھر گیا - اسوقت جنرل میکفرسن صاحب کی فوج کو حکم ہوا کہ سپری سے آگے بڑھیں اور کیشی خَتہ پر پہونچیں تاکہ جب فوج دشمن موجودہ علی مسجد پر جنرل برون صاحب کے دونوں برگیڈ حملہ کریں اور وہ بھاگے تو اسکو یہہ روک کر ماریں جنرل برون صاحب کا برگیڈ جنرل میکفرسن صاحب کی فوج سے دو تین گھنٹے پیچھے روانہ ہوا تھا تاکہ جنرل میکفرسن صاحب کی فوج ۱۲ میل کا دشوار گذار سفر طے کر کے مقام مقصود پر بآسانی پہونچ جاوے - چنانچہ جنرل برون صاحب کی فوج صبح ہوتے ہی خیبر میں پہونچ گئی تھی اور ۱۱ بجے قبل دوپہر لارکی نام ٹیلہ پر جا چڑھی تھی اور پہاڑی توپیں ۹ پنی دوپہر سے کچھ بعد پہونچیں تھیں جنہوں نے جاتے ہی علی مسجد پر آتشباری شروع کر دی ہمارے لوگوں کی مار خوب برابر ہوئی دشمنوں کی توپیں جلد بند ہوگئیں لیکن چونکہ تعداد فوج دشمن کی بہت تھی اور ہمارے دونوں برگیڈ جنرل ٹیلر صاحب والے جو پہلو پر تھے بوجہ اسکے کہ سڑک بہت خراب تھی اور راستہ میں بہت دقتیں پیش آئی تھیں ٹھیک وقت پر نہیں پہونچی تھیں اس لئے جنرل برون صاحب نے حملہ کرنے میں تامل کیا اور چونکہ اب تاریکی ہوگئی تھی اور کارروائی کچھ نہ ہوسکی اور فوجوں نے اپنے اپنے مقام پر پہونچکر شب بسری کی اور رات کے وقت دشمن نے بموجب بیان بالا علی مسجد کو خالی کر دیا اور تمام توپیں اور ذخیرے اور خیمے و سامان حرب ہمارے واسطے چھوڑ گئے ہماری طرف میں نقصان کچھ زیادہ نہیں ہوا +

جنرل برون صاحب علی مسجد سے ۲۲ تاریخ کو رپوٹ کرتے ہیں کہ جو توپیں قبضہ میں آئی ہیں اسوقت جمع نہیں کی گئی تھیں لیکن غالباً دس توپیں معہ بہت سے خیموں اور کسیقدر خچروں کے قبضہ میں آئی ہیں +

میجر ایچ ایچ برج صاحب کمان افسر اور لفٹنٹ ٹی اوفٹ جنرل صاحب متعلقہ نیٹو انفنٹری نمبر ۲۷ کام آئے کپتان جے جی میکلین صاحب متعلقہ جیش ۱۴ سکھ زخمی ہوئے ہماری طرف کے تقریباً ۳۰ یا ۴۰ سپاہی مقتول و مجروح ہوئے +

۲۲ نومبر کی شب کو ہماری فوج میدان علی مسجد میں مقیم رہی اور آج لنڈی خانہ پر جاوینگے +

دوسری برگیڈ زیر کمان جنرل ٹیلر صاحب نے اُن دشمنوں کو جو بھاگے جاتے تھے منتشر کر دیا اور جنہوں نے ہتھیار ڈالدئے قید کر لیا +

جنرل راس صاحب کمان افسر پشاور ۲۲ نومبر کو رپوٹ کرتے ہیں کہ جنرل برون صاحب کی فوج ۲۱ نومبر کی صبح کو جو درہ خیبر میں داخل ہوئی تھی - اُسکے پہلے اور دوسرے برگیڈ کو علیحدہ کر کے روتاس کے داہنی طرف بھیجا گیا تھا - دوپہر سے ۴ بجے شام تک توپوں کی سخت آوازیں آتی رہیں کابل کی توپیں خوب اچھی طرح چلتی تھیں - ۴ بجے سخت لڑائی ہوئی - دوسرا برگیڈ زیر کمان جنرل اپل یارڈ صاحب آگے بڑھا اور علی مسجد کے توپخانوں کے پاس پہونچ گیا ہماری ۴۰ پنی توپوں نے افغانوں کی توپوں کو جلد خاموش کر دیا - ۲۱ نومبر کی رات کو ہماری فوج نے علی مسجد کے میدان میں گذر کے رات کے وقت دشمن نے موقعہ وقت غنیمت سمجھ کر راہ فرار اختیار کیا اور صبح کو تمام مطلع صاف نظر آیا +

لنڈن ۲۱ نومبر - لارڈ کرانبروک کا ایک مراسلہ شایع ہوا ہے جس میں اُنہوں نے اُن تجاویز کی بابت جو ۱۸۶۳ء سے لیکر افغانستان و گورنمنٹ ہند میں ہوتی رہی ہین بہت کچھ بیان کیا ہے - اور صاحب موصوف نے یہہ بھی لکھا ہے کہ ۱۸۷۳ء میں امیر کابل نے انگریزوں سے دشمنی پیدا کی اور لکھا ہے کہ وے تجاویز جو فی الحال لارڈ لٹن

گورنر جنرل کیطرف سے افغانستان کے معاملہ میں عمل میں آئی ہیں ہمکو پسند ہیں +

اخبار ٹائمس نے اِس مراسلہ پر نظر ثانی کرکے لکھا ہے کہ ہمکو یقین ہے کہ پہلے ۱۸۷۳ء میں جبکہ مسٹر گلیڈسٹون وزیراعظم تھے امیر کابل کیطرف سے دشمنی پیدا ہونی شروع ہوئی کیونکہ کیبنٹ کونسل نے اُسوقت لارڈ نارتھ بروک سابق گورنر جنرل کو اجازت نہیں دی تھی کہ امیر کابل کے ساتھ عہد باندھیں کہ ہم تمکو روسیوں سے محفوظ رکھینگے +

اخبار ڈیلی نیوز مراسلہ مذکور کی نظر ثانی کرکے سوال کرتا ہے کہ اِس مراسلہ میں حدود افغانستان وہندوستان کا کچھ ذکر نہیں ہوا ہے +

سیوری ۲۲ نومبر۔ آج رسالہ سندہ نمبر ۱ کا کچھ حصہ اور پلٹن سکھان نمبر ۳۲ کا کچھ حصہ بمقام سیبیا میں جو دادر کے مشرق کیطرف واقع ہے بغیر جنگ کے داخل ہوا +

بمبئی ۲۲ نومبر۔ اخبار ٹائمس آف انڈیا میں خاص ایک تار برقی کی خبر ہے جسکا یہہ مضمون ہے کہ افواج ہند کورم وخیبر کی وادیوں میں داخل ہونگی اور وہاں موسم بہار کے آنے تک مقیم رہینگی +

لنڈن ۲۲ نومبر۔ کیبنٹ کونسل نے یہہ مقرر کیا ہے کہ معاملات افغانستان کے باعث سے ماہ دسمبر میں پارلیمنٹ کا اجلاس ہووے +

امریکہ نے وے روپیہ جو جزیرہ نیوفونڈلینڈ کے ماہی گاہوں کی بابت مقرر ہوئے اور جنکے ادا کرنیکو حکم ہوا تھا ادا کر دئے ہیں +

جہاز موسومہ بِلاب جسپر فوج سوار ہے ہندوستان کیطرف آرہا ہے اور نہر سویز سے اِسطرف پہونچگیا ہے +

لنڈن ۲۲ نومبر۔ کیبنٹ کونسل کی طرف سے حکم جاری ہوا ہے کہ ۵ ماہ دسمبر کو پارلیمنٹ کا اجلاس ہو +

مسٹر گلیڈسٹون کا ایک خط شایع ہوا ہے جس میں صاحب موصوف بیان کرتے ہیں کہ گورنمنٹ انگلنڈ نے ایکٹ ۱۸۵۶ء کو باطل کر دیا ہے +

اخبار ٹائمس گورنر جنرل کشور ہند کے اُس مراسلہ کو جو صاحب ممدوح نے معاملات افغانستان کی بابت جاری کیا ہے پسند کرتا ہے +

جیکب آباد ۲۲ نومبر۔ آج صبح کو جنرل اسٹورٹ یہانسے کوئیٹہ کی طرف روانہ ہوئے ہیں +

مفصلہ ذیل افسران شاف پر مقرر ہو کر جنرل اسٹورٹ کے ہمراہ ہوئے ہیں کرنل ہیلس اسسٹنٹ ایجنٹ جنرل۔ میجر چپ مین اسسٹنٹ کوارٹر ماسٹر جنرل کرنل سنکی کمانڈنگ افسران انجنیر۔ کرنل سلی ڈپٹی کمسری جنرل۔ کپتان ٹیلر ڈپٹی جج اڈوکیٹ۔ ڈاکٹر سمتھ ڈپٹی سرجن جنرل۔ کپتان ملائی اور کپتان اسٹورٹ ایڈیکانگ +

توپخانہ نمبر ۱۱ کی باڑی ۵ یہاں آج صبح کو پہونچی اور کچھ عرصہ کے بعد اور توپ خانہ بھی یہاں پہونچیگا +

وینا ۲۲ نومبر۔ آسٹر ہنگری کے وزیراعظم نے روسیوں کے اُس مراسلہ کو جسکا مضمون یہہ ہے کہ عہدنامہ برلن کے باندھنے سے تین ماہ کے اندر تمام افواج کو سلطنت ٹرکی سے نکالنا چاہئے نامنظور کیا + وزیر موصوف نے یہہ بھی بیان کیا کہ یقیناً ہم بھی عہدنامہ برلن پر دیگر سلاطین کے موافق عمدہ طور سے عمل درآمد کرینگے +

ہلیفیکس ۲۳ نومبر۔ مارکوئیس آف لارن یہاں پہونچ گئے +

تھل ۲۵ نومبر۔ آج فجر کو ساڑھے پانچ بجے ڈویزن کورم کا پہلا برگیڈ سرحد سے گذر کر حدود کابل میں داخل ہوا +

رسالہ حصار نمبر ۱ کا ایک حصہ اور رسالہ بنگال نمبر ۱۳ اور پہاڑی توپخانہ نمبر ۱ اور پلٹن پنجاب نمبر ۲۹ بمقام احمدی شاما میں جو وادی کورم کے اندر ۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے یہہ سب وہاں مقیم ہو گئے ہیں +

توپخانہ الف کی باڑی اے اور سفر مینا کی ایک کمپنی اور پلٹن یورپین نمبر ۸ اور پلٹن پنجاب نمبر ۵ اور پلٹن بلنیر نمبر ۲ مقام کپایاں میں جو تھل سے ۳ میل کے فاصلہ پر ہے یہہ سب مقیم ہونگے +

لنڈن ۲۵ نومبر۔ یورپ کے اکثر اخبارات خصوصاً لنڈن کے اخبارات انگلنڈ کا افغانستان پر چڑھائی کرنا پسند کرتے ہیں۔ اور علی مسجد پر قبضہ ہو جانے سے اپنی خوشی ظاہر کرتے ہیں +

اخبار ٹائمس بیان کرتا ہے کہ اگرچہ ہم جنگ کے اختتام کے بعد افغانستان کو خود مختار رہنے دیں مگر امیر شیر علی خان کو تخت پر قایم نہ رکھیں +

لارڈ نارتھ بروک نے لارڈ کران بروک کے پاس ایک خط بھیجا ہے جس میں لکھا ہے کہ اُن تجاویز کا ذکر جو ۱۸۷۳ء میں ہندوستان وافغانستان کے درمیان ہوئیں وہ غیر مکمل ہیں۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ جو ۱۸۷۳ء میں اِس معاملہ کی بابت خط وکتابت ہوئی اُسکو شایع کرنا چاہئے +

لارڈ کران بروک نے اِس خط کا یہہ جواب دیا ہے کہ اگرچہ معاملات مذکورہ کا حال منتخب طور پر ہوگا مگر تو بھی مناسب

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا